تھیلا سیمیا سے بچاؤ کی تدابیر

تھیلا سیمیا ایک موروثی مرض ہے جو مریض اپنے والدین سے ورثے میں حاصل کرتا ہے۔اس بیماری میں پیدائشی طور پر جسم میں خون بنانے کی صلاحیت یا تو کم ہوتی ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتی۔اسی بنیاد پر تھیلا سیمیا کی دو اقسام دیکھنے میں آتی ہیں۔پہلی وہ جس میں خون بنانے کی صلاحیت ایک عام انسان سے کم ہوتی ہے۔اسے تھیلا سیمیا مائنیر یا ٹریٹ کا نام دیا جاتا ہے۔دوسری قسم تھیلا سیمیا میجر کہلاتی ہے اوراس میں مریض کے جسم میں خون بنانے کی صلاحیت بالکل ہی نہیں ہوتی۔

تھیلا سیمیا مائنیر

یہ بظاہر بے ضرر تکلیف ہے۔جس کی عموماً کوئی علامات نہیں ہوتیں۔مریض کے جسم میں نقص موجود ہوتا ہے جو کہ اُس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک سے حاصل کیا ہوتا ہے۔اس نقص کے باعث جسم میں خون بنانے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے لیکن اس سے مریض کے روزانہ کے معمولات پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ایسے افراد کی شناخت لیبارٹری کے مخصوص ٹیسٹ کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ ایک جائزے کے مطابق پاکستان کی تقریباً 5% آبادی میں تھیلا سیمیا مائنیر موجود ہے۔ ایسے افراد اپنا نقص اپنے بچوں میں بھی منتقل کر سکتے ہیں۔

تھیلا سیمیا میجر

یہ مرض انتہائی شدید صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ایسے بچے ان والدین کے ہاں پیدا ہوتے ہیں جو تھیلا سیمیا مائنیر میں مبتلا ہوں۔ بیمار بچے کے جسم میں خون بنانے کی صلاحیت بالکل ہی نہیں ہوتی ۔ پیدائش کے تقریباً پہلے تین سے چھ ماہ تک بچے تندرست رہتے ہیں۔لیکن اس کے بعد جسم میں خون کی کمی کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ایک سال کی عمر تک بچے کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔اوراسکی نشو ونما میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔جگر اور تلی بڑھنے سے بچے کا پیٹ پھول جاتا ہے۔بخار اور چھاتی میں سوزش کی تکلیف بھی عام ہوتی ہے۔ایسے مریضوں کی زندگی کا دارومدار تاحیات انتقالِ خون پر ہوتا ہے۔ایسے مریض کی تشخیص بھی لیبارٹری کے مخصوص ٹیسٹ کے ذریعے ممکن ہے۔

تھیلا سیمیا سے بچاؤ

تھیلا سیمیا ایک موروثی مرض ہے اس میں مبتلا افراد تھیلا سیمیا کا نقص اپنے والدین سے ورثے میں حاصل کرتے ہیں اس مرض کا بچوں میں منتقل ہونا ایسے ہی ہے جیسا کہ بچوں کی شکل وصورت اپنے والدین سے ملتی ہے تھیلا سیمیا کے نقص کی وراثت کو سمجھنے کے لیے اس بات کو ذہن میں رکھئے کہ ہر انسان کے وجود کا ایک حصہ اسکے والد اور دوسرا حصہ والدہ کی طرف سے آتا ہے اسی طرح جسم میں خون بنانے کے عمل کا بھی ایک حصہ والد اور دوسرا والدہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔جس شخص کو تھیلا سیمیا مائنیر ہو اس میں دونوں والدین میں سے کسی ایک کی جانب سے حاصل کیا جانے والا حصہ ناقص ہوتا ہے اسکے برعکس تھیلا سیمیا میجر کے بچوں میں دونوں والدین سے حاصل کیا جانے والا حصہ ہی ناقص ہوتا ہے تھیلا سیمیا کی وراثت کو مندرجہ ذیل حقائق کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔

1۔ اگر دونوں والدین کو تھیلا سیمیا مائنیر ہو تو اس بات کا 25% امکان ہوتا ہے کہ ان کا بچہ تھیلا سیمیا میجر کا مریض ہوگا۔اس بات کا 50% امکان ہوگا کہ ان کے بچے تھیلا سیمیا مائنیر میں مبتلا ہوں گے اور 25% امکان ہوگا کہ بچے بالکل تندرست ہوں گے۔

2۔ والدین میں سے اگر ایک کو تھیلا سیمیا مائنیر ہو اور دوسرا تندرست ہو تو ان کے ہاں تھیلا سیمیا میجر کا بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

3۔ کسی شخص کے تھیلا سیمیا مائنیر یا میجر میں مبتلا ہونے کا مطلب ہے کہ اس کے دیگر بہن بھائی اور نزدیکی رشتہ دار بھی اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

تھیلا سیمیا سے بچاؤ کے لیے تدابیر

اوپر دی گئی تفصیل کی بنیاد پر تھیلا سیمیا سے بچاؤ کے لیے کئی طریقے اپنائے جاسکتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

غیر شادی شدہ افراد کے لیے تدابیر

غیر شادی شدہ افراد کو اپنا ٹیسٹ کروا کے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیئے کہ آیا وہ اس نقص میں مبتلا ہیں کہ نہیں۔ اس کام کے لیے پاکستان کی پوری آبادی کا ٹیسٹ کرانا ناممکن ہے تاہم اس کا ایک آسان متبادل یہ ہوسکتا ہے کہ جس خاندان میں تھیلا سیمیا میجر کا کوئی مریض ہو اس خاندان کے ہر شخص پر تھیلا سیمیا کا ٹیسٹ کیا جائے تجربے نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اس طریقہ کار پہ عمل درآمد کے ذریعے ایسے بے شمار افراد کو تلاش کیا جاسکتا ہے جو بظاہر تندرست ہونے کے باوجود تھیلا سیمیا مائینر میں مبتلا ہوں۔

ہمارے معاشرے میں عموماً شادیاں یا تو نزدیکی رشتہ داروں میں اور یا پھر برادری اور قبیلے وغیرہ ہی میں کی جاتی ہیں۔ تھیلا سیمیا کا مرض، چونکہ موروثی ہے اس لیے یہ بیماری اس خاندان کے اندر ہی موجود رہتی ہے۔ ہم نے تھیلا سیمیا میجر کے کئی خاندانوں پہ ٹیسٹ کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اگر ایک تھیلا سیمیا میجر کے بچے کے نزدیکی رشتہ دار یعنی ماموں خالہ پھوپھی اور چچا اور ان کے بچوں کے تھیلا سیمیا کے ٹیسٹ کیے جائیں تو ان میں تقریباً 30% افراد ایسے ہوں گے جن کو تھیلا سیمیا مائنر ہوگا جبکہ تھیلا سیمیا مائنر کی عمومی شرح تقریباً 5% ہے۔

جب ایک غیر شادی شدہ فرد تھیلا سیمیا مائینر میں مبتلا پایا جائے تو انتہائی ضروری ہے کہ وہ جہاں شادی کرے اس مرد یا عورت کو تھیلا سیمیا مائینر نہیں ہونا چاہیئے ورنہ اس کا نتیجہ خطرناک صورت میں نکل سکتا ہے اس بظاہر آسان ترکیب سے ایک بہت بڑی مشکل سے بچا جاسکتا ہے۔

شادی شدہ افراد کے لیے تدابیر

جن افراد کے تھیلا سیمیا میجر کے علاوہ کافی تعداد میں تندرست بچے ہوں ان کے لیے مناسب مشورہ یہ ہوگا کہ مزید بچے پیدا کرنے سے گریز کریں ورنہ تھیلا سیمیا کے اور بچے بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔

دورانِ حمل تشخیص

اس ٹیسٹ کی سہولت پاکستان میں پہلی مرتبہ مئی ۱۹۹۴ء میں متعارف کروائی گئی تھی اور اب تک بے شمار افراد اس سہولت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں یہ ٹیسٹ ان والدین کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے جو مختصر خاندان اور صحت مند بچوں کی خواہش رکھتے ہوں۔ دونوں والدین کو تھیلا سیمیا مائینر ہونے کی صورت میں حمل کے دوران بچے کو تھیلا سیمیا میجر ہونے کا امکان 25% ہے۔ دورانِ حمل تشخیص کا مقصد اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ تھیلا سیمیا میجر کا شکار تو نہیں ہے۔ اگر ٹیسٹ کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہوجائے کہ بچہ بالکل تندرست ہے یا اسکو تھیلا سیمیا مائینر ہے تو اس صورت میں حمل جاری رہتا ہے اور ایک صحت مند بچہ پیدا ہوتا ہے یہاں یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ پیدا ہونے والے بچے میں تھیلا سیمیا مائینر کی موجودگی کو بھی نارمل سمجھا جاتا ہے ٹیسٹ کے نتیجے کے بعد اگر یہ پتہ چلے کہ پیدا ہونے والے بچے کو تھیلا سیمیا میجر ہے تو ایسی صورت میں والدین کو حمل ضائع کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ ان ہدایات پر عمل کرنے سے تھیلا سیمیا میجر کے بچوں کی پیدائش پر مکمل قابو پایا جاسکتا ہے۔ ہمارے اب تک کیے گئے تقریباً آٹھ ہزار ٹیسٹوں کے تجربے نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اس ٹیسٹ میں غلطی کا امکان تقریباً 0.5% ہوتا ہے۔ یعنی 200 افراد کے ٹیسٹ میں تقریباً ایک غلطی ہوسکتی ہے۔

حمل کو ضائع کرنے کے بارے میں ایک جید عالم دین مفتی مولانا محمد تقی عثمانی صاحب جن کا تعلق دارالافتاء کراچی سے ہے اس بارے میں فتویٰ لیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اسلام ہمیں تھیلا سیمیا جیسی شدید نوعیت کی بیماریوں کی حمل کے دوران تشخیص اور اس کے نتیجے کی روشنی میں حمل کے ۱۲۰ یوم پورے ہونے سے قبل ضائع کرنے کی اجازت دیتا ہے

اگر آپ تھیلاسیمیا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

جینیٹکس ریسورس سنٹر (GRC)

رافع مال، پشاور روڈ، ویسٹریج راولپنڈی فون: +92-51-5167312

web: www.grcpk.com email: info@grcpk.com